بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

خطبہ نمبر ۲۵

فون ۴۴۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۷۲ / ۳۷ اتوار ۲ رمضان المبارک ۱۴۰۳ھ ۳ وفا ۱۳۶۲ ہش ۳ جولائی ۱۹۸۳ء نمبر ۱۵۱

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

لیلۃ القدر انسان کے لئے اس کا وقت اصفیٰ ہے

جتنا جتنا انسان خدا کے قریب آتا ہے یہ وقت اسے زیادہ میسر آتا ہے۔

"قرآن شریف میں جو لیلۃ القدر کا ذکر آیا ہے کہ وہ ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ یہاں لیلۃ القدر کے تین معنی ہیں۔ اوّل یہ کہ رمضان میں ایک رات لیلۃ القدر کی ہوتی ہے۔ دوم یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا زمانہ بھی ایک لیلۃ القدر تھا یعنی سخت جہالت اور بے ایمانی کی تاریکی کے وہ زمانہ میں آیا جبکہ ملائکہ کا نزول ہوا۔ کیونکہ نبی دنیا میں اکیلا نہیں آتا بلکہ وہ بادشاہ ہوتا ہے اور اس کے ساتھ لاکھوں کروڑوں ملائکہ کا لشکر ہوتا ہے جو ملائک اپنے اپنے کام میں لگ جاتے ہیں اور لوگوں کے دلوں کو نیکی کی طرف کھینچتے ہیں سوم لیلۃ القدر انسان کے لئے اس کا وقت اصفیٰ ہے۔ تمام وقت یکساں نہیں ہوتے بعض وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عائشہ رضؓ کو کہتے کہ ارحنا یا عائشہ یعنی اے عائشہ رضؓ مجھ کو راحت و خوشی پہنچا اور بعض وقت آپ بالکل دعا میں مصروف ہوتے جیسا کہ سعدی نے کہا ہے۔

وقتے چنیں بودے کہ بجرائیل و میکائیل پرداختے و دیگر وقت با حفصہ و زینب درساختے۔

جتنا جتنا انسان خدا کے قریب آتا ہے۔ یہ وقت اسے زیادہ میسر آتا ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۳۶)

اخبار احمدیہ

—• ربوہ یکم وفا / جولائی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ آج یہاں مسجد اقصےٰ میں پڑھائی اور نماز سے قبل پُر معارف بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ نے رمضان المبارک کے بارے میں اپنے گزشتہ خطبات کے تسلسل میں فرمایا کہ جو لوگ اللہ تعالےٰ کے دوست ہو جاتے ہیں ان کو کوئی خوف اور غم اس لئے بھی نہیں ہوتا کہ انہوں نے کوئی جرم نہیں کیا ہوتا۔ حضور نے فرمایا جتنے خوفزدہ لوگ ہوتے ہیں۔ ان کی غالب اکثریت کے ذہن میں ان کے کئے ہوئے جرائم ہوتے ہیں۔ افراد قوموں اور طاقتوں سب کا یہی حال ہوتا ہے۔ حضور نے فرمایا اس لئے اگر احباب جماعت حقیقت میں اللہ کے بندے بننا چاہتے ہیں تو ان کو ہر قسم کے جرم کی بیخ کنی کر کے ابرار بننا پڑے گا اور یہ ایمان کا تقاضا ہے اس کے لئے اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں جو دعائیں سکھائی ہیں ان پر عمل کیا جائے۔

حضور نے فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ادیان عالم پر غلبے کا جو وعدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ مقدر ہے اس کی تیاری کے لئے یہ ضروری ہے کہ پاکیزگی اختیار کی جائے۔ حضور نے فرمایا میں اسی پر زور دے رہا ہوں کہ اس رمضان کو ان علامتوں کے حصول کا ذریعہ بنا دو۔

اس کے بعد حضور نے سال رواں کے لازمی چندہ جات کی وصولی کا ذکر فرمایا اور اللہ تعالےٰ کی حمد کرتے ہوئے احباب کو یہ خوشخبری دی۔ کہ اللہ کے فضل سے امسال (۳۰ جون کو ختم ہونے والے مالی سال میں) بجٹ سے زائد ۴۷ لاکھ روپیہ وصول ہوا ہے۔ الحمد للہ۔ حضور نے فرمایا امسال بجٹ میں معمول سے کہیں زیادہ اضافہ کیا گیا تھا اور ناظر بیت المال (آمد) صاحب کو بڑا فکر تھا کہ یہ بجٹ کیونکر پورا ہوگا۔ خود مجھے بھی امید نہ تھی کہ نہ صرف پورا ہوگا بلکہ اتنے غیر معمولی اضافے سے پورا ہوگا۔

خطبہ ثانیہ کے دوران حضور نے فرمایا گرمی بہت ہوگئی ہے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنا فضل نازل کرے اور موسم میں خوشگوار تبدیلی آئے۔ تاکہ ہمارے روزے آسان ہوں۔

—• الفضل خود خرید کر پڑھنا کار ثواب ہے۔ (مینیجر)

اخبار احمدیہ

—• ربوہ ۲ وفا / جولائی۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت ناساز چلی آ رہی ہے۔ رات کو ضعف زیادہ ہو جاتا ہے۔ احباب کرام التزام اور توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولےٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو کامل شفا عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین۔

—• میرے ایک عزیز از جماعت مخلص دوست جو حکومت کے ایک ممتاز عہدہ پر فائز ہیں بعض گھریلو پریشانیوں میں مبتلا ہیں رمضان المبارک کے قبولیت دعا کے دنوں میں دوستوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ دعا کریں۔ اللہ تعالےٰ ان کی جملہ پریشانیاں دور فرمائے اور ان کے بچوں کا حافظ و ناصر ہو۔ اور ان کو عزت و خیریت سے رکھے۔

(ملک عبدالوحید سلیم سیکرٹری رشتہ ناطہ و ضیافت حلقہ سمن آباد لاہور)

ربوہ میں بارش آج ۲ جولائی کی صبح سحری کے وقت ربوہ میں بارش ہوئی۔ یہ بارش نماز فجر کے بعد تک جاری رہی جس سے موسم نہایت خوشگوار ہو گیا۔ ٹھنڈی فرحت بخش ہوا چل رہی ہے۔ گرمی کی شدت کا زور بھی ٹوٹ گیا۔ حضور کی دعا کی فوری قبولیت کا یہ ایک نشان ہے۔ حضور نے جمعہ پر فرمایا تھا کہ اس کے لئے دعا کی جائے اور ۲۴ گھنٹے بھی نہ گزرنے پائے تھے کہ بارش ہو گئی الحمد للہ۔

۲۶ واں سالانہ اجتماع انصار اللہ

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا چھبیسواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ مورخہ ۲۸-۲۹-۳۰ اکتوبر ۱۹۸۳ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ اس لئے زعماء / زعماء اعلیٰ / ناظمین اضلاع انصار اللہ سے گزارش ہے کہ شوریٰ انصار اللہ کے لئے تجاویز ۲۰ ستمبر سے پہلے پہلے دفتر مرکزیہ کو بھجوا دیں اور ابھی سے اجتماع میں شمولیت کی تیاری شروع کر دیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ عید الفطر

جدوجہد کے ہر دور سے کامیابی کے بعد توجہ اپنے رب کی طرف پھیر نا حقیقی اسلامی عید ہے

تقویٰ کا لباس زیب تن کرنیوالوں کی زینت ہی ہے جو مسجدوں کو رونق بخشتی ہے

تنگی کے ہر دور کے بعد آسائش کا دور آتا ہے اور جدوجہد کا یہ لامتناہی سلسلہ کبھی مسلمان کے اوپر ختم نہیں ہوتا

جو قومیں سختی کے دور سے کامیابی کے ساتھ گذر گئیں ان کے حق میں ہمیشہ خدا تعالیٰ کا وعدہ پورا ہوا

یہی فلسفۂ حیات ہے، یہی فلسفۂ کائنات ہے جو ہمیشہ سے ہر چیز پر حاوی چلا جا رہا ہے

خطبہ عید الفطر فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
مورخہ ۲۲ وفا ۱۳۶۱ ہش مطابق ۲۲ جولائی ۱۹۸۲ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ
(مرتبہ:- مکرم بشیر احمد اختر صاحب صیغہ زود نویسی - ربوہ)

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل سورۂ قرآنی کی تلاوت فرمائی۔

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۝ الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ۝

(الانشراح آیت: ۲ تا ۹)

اور پھر فرمایا

یہ عید جو رمضان شریف کے بعد آتی ہے جسے عموماً چھوٹی عید کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اس کو کپڑوں سے بھی ایک تعلق ہے اور جہاں تک بچوں کا تعلق ہے ان کے نزدیک، تو اس عید کی سب سے بڑی اہمیت اچھے اور نئے کپڑے ہیں اس کا تعلق کپڑوں سے کیوں ہوا؟ اس لئے کہ ہمارے آقا و مولا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی یہ سنت تھی کہ عید کے موقع پر نئے کپڑے زیب تن فرماتے، عطر لگاتے اور ہر لحاظ سے ظاہری زینت کا اہتمام فرما کر عید کے لئے تشریف لے جاتے۔ اُن دنوں سے آج تک امتِ محمدیہ میں یہی رسم چلی آئی ہے کہ اچھے، بہترین نئے کپڑے حاصل کئے جاتے ہیں۔ غریب اپنی توفیق کے مطابق اور امیر اپنی حیثیت اور پسند کے مطابق نئے کپڑے بناتا ہے۔

لیکن بعض اوقات لباس کے بعض پرانے حصوں میں بھی یا لباس میں سے بعض پرانے لباس میں بھی ایسی عظمت پائی جاتی ہے، ایسا تقدس پایا جاتا ہے کہ نئے کپڑوں پر انسان ان کو ترجیح دیتا ہے۔ آج اسی قسم کا ایک لباس میں نے بھی پہنا ہوا ہے یعنی حضرت مصلح موعود کا وہ کلّا جس پر آپ پگڑی باندھا کرتے تھے۔ پرانا اتنا ہے کہ ایک دیکھنے والے نے کہا کہ حضرت صاحب کے کلّے پر تو تلّے کا کام ہوا کرتا تھا۔ میں نے کہا ہے تو وہی تلّے کا کام، لیکن امتدادِ زمانہ کی وجہ سے پہچانا نہیں جا رہا۔ میری بڑی بہن باجی جان ناصرہ بیگم نے مجھے عید کا یہ تحفہ دیا۔ اس سے مجھے خیال آیا کہ لباس کے متعلق بعض غلط فہمیاں دور کر دینی ضروری ہیں۔

لباس انسان کے اندر کوئی عظمت پیدا نہیں کر سکتا، کوئی فخر پیدا نہیں کر سکتا، کوئی تقدس پیدا نہیں کر سکتا۔ کتنے ہی بڑے انسان کا لباس تبرکاً کوئی پہنے اس کا جذباتی تعلق تو ضرور ہے لیکن اس لباس پہننے سے اس میں کوئی شان پیدا نہیں ہو سکتی۔ کتنا ہی اعلیٰ زربفت و کمخواب کا کپڑا کسی نے زیب تن کیا ہو اس کپڑے سے تو انسان کو عزت حاصل نہیں ہوا کرتی، بلکہ معاملہ برعکس ہوتا ہے۔

کپڑے انسانوں سے عزت پاتے ہیں۔

اس لئے ایسے اعمال کرنے چاہئیں کہ کپڑے پہننے والے اپنے کپڑوں کو برکت دیں اور عزت دیں نہ کہ کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں۔ سوائے ان کپڑوں کے جن کو اللہ نے ایسی برکت دی ہو کہ بادشاہ بھی ان سے برکت ڈھونڈنے پر مجبور ہو جائیں۔ اس میں بھی تو یہی حکمت پیش نظر ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو فرمایا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے، تو مراد یہ تھی کہ بعض پہننے والے ایسے متبرک ہوتے ہیں کہ جو کچھ بھی وہ پہنیں، ظاہری طور پر اس کی دنیا کی نظر میں کچھ بھی حیثیت نہ ہو اللہ کی نظر میں ان کپڑوں کو برکت دی جاتی ہے۔

"بادشاہ" کے لفظ سے متعلق بھی ایک غلط فہمی دور ہو جانی چاہیئے۔ اس الہام میں زور لفظ "بادشاہ" پر نہیں ہے، سٹریس (STRESS) بادشاہ پر نہیں ہے۔ کیونکہ اگر یہ کہا جائے کہ بادشاہوں کے برکت ڈھونڈنے کے نتیجے میں گویا نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عزت افزائی ہوئی ہے تو یہ بالکل جھوٹ اور غلط خیال ہے۔

ساری دنیا کے بادشاہ

مل کر بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈنے کی کوشش کریں تب بھی جہاں تک مقام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تعلق ہے ایک ادنیٰ سا بھی فرق نہیں پڑتا۔ مسیحیت کا مقام محتاج نہیں ہے بادشاہوں کا، بادشاہ محتاج ہیں مسیحیت کے۔ پس اصل زور اس بات پر ہے کہ بادشاہ تیرے کپڑوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے برکت ڈھونڈیں گے۔

اور ایک اور زور بھی ہے جس میں حسرت کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ یعنی آج دنیا کے بڑے بڑے سلاطین، بڑے بڑے سربراہانِ مملکت تجھ سے غافل ہیں اور تیرے وجود سے برکت نہیں پا رہے۔ جو اصل برکتیں دینے والا وجود ہے۔ یہ تو ایسا وجود ہے کہ زندوں کو برکت دینے کے لئے پیدا کیا گیا مگر بے جان چیزیں بھی اس کی برکت سے عاری نہیں رہیں۔ ان کپڑوں تک کو برکت دے گیا جو اس نے زیب تن کئے حسرت کا مقام ہے کہ آج دنیا کے بڑے بڑے سلاطین اس وجود سے غافل ہیں لیکن

ایک ایسا زمانہ آئے گا

کہ وہ روتے ہوئے حسرتوں کے ساتھ کپڑوں سے برکت ڈھونڈنے کی کوشش کریں گے۔

پس جہاں تک کپڑوں کا تعلق ہے میں کسی کا لباس پہن لوں حضرت مصلح موعود کا ہو یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا، میری ذات اس لباس کے نتیجے میں کوئی تقدس نہیں پائے گی۔ اس کا تعلق اور چیزوں سے ہے۔

کپڑوں کا جہاں تک تعلق ہے، حقیقت یہ ہے، کہ کوشش کے طور پر انسان اچھا کپڑا زیب تن کرتا ہے۔ لیکن جن کو اچھے میسر نہ ہوں ان کے لئے بھی شرم کی کوئی وجہ نہیں۔ کیونکہ جس رسولؐ کے نمونے پر چلتے ہوئے آج ہم عید پر اچھے کپڑے پہن کر آئے ہیں یا ہمیشہ آتے ہیں اس رسولؐ کے اپنے کپڑے تو بہت سادہ ہوتے تھے اور دنیا کے معیار کے لحاظ سے بظاہر کوئی بھی حقیقت نہیں رکھتے تھے۔ پیوند لگے ہوئے تھے، اپنے ہاتھ سے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم وہ پیوند لگاتے تھے۔ کپڑے سیتے تھے۔ بعض دفعہ کپڑا اتنا بوسیدہ ہو چکا ہوتا تھا کہ سیون کے پاس سے پھٹ جاتا تھا۔

پس اچھا

صاف ستھرا کپڑا پہننا تو سنت ہے

لیکن کپڑے کی قیمت کا کوئی تعلق نہیں ہے انسان کے مقام سے۔ ظاہری قیمت کچھ بھی ہو، حقیقت یہ ہے کہ کپڑا کسی اور مقصد کے لئے پیدا کیا گیا ہے صفائی کی حد تک تو ضروری ہے کہ غریب بھی صفا رکھے، لیکن اگر اسے اچھا خوبصورت کپڑا میسر نہ آئے تو کوئی حسرت کا مقام نہیں ہے، کوئی دکھ کا مقام نہیں ہے، کسی قسم کی شرمندگی کا مقام نہیں ہے۔ اسے پوری جرأت اور پورے عزم اور پورے حوصلے کے ساتھ زندگی بسر کرنی چاہیئے یہ سوچ کر کہ وہ آقا جس کی خاطر ساری کائنات کو پیدا کیا گیا تھا، جس کے لئے زینتیں بنائی گئی تھیں اس کا اپنا لباس بڑا سادہ ہوا کرتا تھا۔

پس کپڑوں میں کوئی فخر نہیں بلکہ بعض اوقات کپڑے انسان کو اپنے مقاصد سے غافل کر دیتے ہیں۔ ایسے مواقع جب بھی اسلامی تاریخ میں درپیش آئے بعض اوقات خلفاء کو سختی کرنی پڑی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق آتا ہے کہ بعض گورنروں کے متعلق جب یہ شکایت پہنچی کہ وہ ریشمی کپڑے پہنے ہوئے ہیں اور تنعم کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ ان کو کوڑے مار کر سزا دی جائے گی اور یہ کپڑے اتارے جائیں گے۔ تو خلفائے اسلام کو اس طرف توجہ دلانی پڑی کہ نہ صرف یہ کہ کپڑوں میں عزت نہیں بلکہ بعض دفعہ کپڑے ذلت اور فلاکت کا نشان بن جاتے ہیں، اگر اپنے مقصد سے غافل کر دیں۔

اس کے برعکس

بعض پھٹے پرانے کپڑے

جو اپنے مقصدِ حیات کو یاد دلانے میں کام آتے ہیں ان کو غیر معمولی عزت دی جاتی ہے۔ اعلیٰ سے اعلیٰ کپڑوں سے زیادہ ان کی اہمیت ہو جاتی ہے ایک عارف باللہ کی نظر میں اس کی مثال کے طور پر ایک واقعہ آپ نے بارہا سنا ہوگا۔ لیکن وہ ایسا پیارا واقعہ ہے کہ بار بار سنانے سے بھی انسان نہیں تھکتا اور بار بار سننے سے بھی نہیں تھکتا۔ ایازؔ اور محمودؔ کا قصہ تو سب نے سن رکھا ہے۔ کہتے ہیں ایازؔ سے محمودؔ غیر معمولی محبت رکھتا تھا اتنا پیار، ایسی شفقت کہ بڑے بڑے درباری، بڑے بڑے اونچے خاندانوں کے لوگ اور وزراء اور رؤساء اس مقام کے قریب بھی نہیں پھٹک سکتے تھے۔ اور تھا وہ ایک غلام۔ اس سے زیادہ اس کی حیثیت نہیں تھی۔ اس غیر معمولی قربت کے سلوک نے اس کیلئے لوگوں کے دل میں حسد پیدا کر دیا۔ حاسد نگاہوں نے ہر طرف تلاش کیا کہ کسی طرح اس کا کوئی ایسا نقص مل جائے جس کے نتیجے میں بادشاہ اس سے بدظن ہو جائے۔ چنانچہ اور تو کچھ مل نہ سکا، ایک جاسوس آنکھ نے یہ دیکھ لیا کہ ایازؔ راتوں کو چھپ کر کسی کوٹھڑی میں جاتا ہے جس پر مضبوط تالا لگا ہوا ہے اور پہرہ ہے اور کوئی شخص وہاں جا نہیں سکتا۔ یہ سنکر جو رؤساء تھے ان کے دل بہت خوش ہوئے کہ اب یہ پکڑا گیا۔ خزانے سے جتنا مال چوری کرتا ہوگا یہ وہاں جا کر چھپا دیتا ہوگا اور جا کر ہیروں اور جواہر کو دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرتا ہوگا۔ چنانچہ بادشاہ کو چغلی کھائی گئی کہ آپ جس پر اتنا اعتماد کرتے ہیں اس کا تو یہ حال ہے کہ سارا خزانہ لوٹ کر اس نے ایک کوٹھڑی میں چھپا رکھا ہے اور رات کو چھپ کر جاتا ہے اور دیکھتا ہے۔ محمودؔ نے کہا چلو ہم بھی دیکھتے ہیں وہ کیسا خزانہ ہے۔ ایاز سے کہا کہ چلو آج میں تمہارا خزانہ دیکھوں گا۔ وہ خاموشی کے ساتھ چل پڑا۔ تالا کھولا گیا۔ اندر دیکھا تو خالی کمرہ تھا۔ ایک طرف ایک بہت ہی پھٹا پرانا بوسیدہ کپڑوں کا جوڑا پڑا ہوا تھا۔ جس پر نظر پڑنے سے گھن آتی تھی ایازؔ نے کہا میرے آقا! میرا تو یہی خزانہ ہے۔ اسکو دیکھ کر میں آنکھیں ٹھنڈی کیا کرتا تھا۔

یہ تھی میری حیثیت،

یہ تھا میرا مقام جہاں سے آپ نے مجھے اٹھایا اور اس منصب پر پہنچا دیا۔ میں اس لیے یہاں آیا کرتا تھا کہ اپنے مقام کو نہ بھول جاؤں، آپ کے احسانات کو نہ بھول جاؤں فاخرانہ لباس زیب تن کرتے کرتے جب میرا بدن زیادہ آسائش محسوس کرنے لگتا تو میں اس جوڑے سے آ کے برکت پاتا تھا۔ یہ مجھے یاد دلاتا تھا کہ تم کون ہو اور کس مقام کے انسان ہو؟ تو اس جوڑے کی قدر و قیمت اس سارے شاہانہ فاخرانہ لباس سے زیادہ تھی ایک عارف کی نظر میں جو جانتا تھا کہ کپڑوں کی کیا قدر و قیمت ہوا کرتی ہے۔

پس اگر غریب کے کپڑے آج خراب ہیں، اگر بعض غریبوں کو یہ بھی توفیق نہ مل سکی ہو کہ ان کے کپڑے سارے کے سارے نئے ہوں یا بعض بچوں کے وہ کپڑے نئے نہ بنا سکے ہوں تو ان کے لیے کوئی دکھ کا مقام نہیں۔

یہ عید کپڑوں سے تعلق تو رکھتی ہے لیکن

کپڑوں سے بے نیاز

بھی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اچھے کپڑے پہننے کی جو تلقین فرمائی اس میں اشارہ اور تھا۔ اور قرآن کریم کی ایک آیت کی طرف توجہ دلانا مقصود تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ آیت یہ ہے۔

وَلِبَاسُ التَّقْوٰى لا ذٰلِكَ خَيْرٌ (الاعراف آیت: ۲۷)

اصل لباس تو اللہ کی نظر میں تقویٰ کا لباس ہے۔ عید کے دوران چونکہ بہت ریاضت اور عبادت کی توفیق ملتی ہے اور انسانی نفس کے بوسیدہ، غیر متقی کپڑے پھٹ پھٹ کر بدن سے اترتے رہتے ہیں اور تقویٰ کا نیا لباس پہنا جاتا ہے۔ اسی حقیقت کو ظاہر کرنے کی خاطر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے تمثیلاً اچھے اور نئے کپڑے پہننے کی تلقین فرمائی۔ جس طرح

اصل قربانی

تو روح کی قربانی ہے لیکن اس کی یاد میں بکرے ذبح کئے جاتے ہیں۔ بکرے ذبح کرنا کوئی مقصود تو نہیں ہے۔ بکرے ذبح کرنے سے اللہ تعالیٰ کو کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ ہاں وہ روحیں جو ذبح ہو رہی ہوتی ہیں اللہ کی خاطر، وہ واقفین زندگی جو عمر بھر کے لیے خدا سے عہد کرتے ہیں وفا کا اور ہر مشکل اور ہر مصیبت میں وفا کے اس عہد کو نباہتے ہیں، وہ ہے قربانی۔ اور ظاہری قربانی تو ایک علامت ہے۔

پس کپڑے جو ہم نئے پہنتے ہیں یہ اس طرف اشارہ ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے اپنی امت سے یہ حسن ظنی فرمائی اور یہ بتانا چاہا کہ جس طرح تم نے نئے روحانی کپڑے زیب تن کئے ہیں اب تم حق رکھتے ہو کہ نئے جسمانی کپڑے بھی زیب تن کرو۔ اللہ نے تم پر احسان کیا۔ تمہارے پرانے بوسیدہ فسق و فجور کے کپڑے پھاڑ کر الگ کر دیئے تمہارے بدنوں سے اور تقویٰ کے نئے لباس تمہیں پہنائے ہیں رمضان شریف میں۔ پس یہ نئے کپڑے تمہیں مبارک ہوں اور ان کپڑوں کی پیروی میں اب تمہیں حق ہے کہ تم جسمانی علامت کے طور پر بھی دوسرے کپڑے پہنو۔

عید کا فلسفہ یعنی

اسلامی عید کا فلسفہ

ایک بہت ہی عظیم الشان اور گہرا اور وسیع فلسفہ ہے۔ اس عید کو ظاہری دنیا کی عیدوں سے یا اہلِ دنیا کی عیدوں سے کوئی بھی مشابہت نہیں ہے۔ اب آپ نے دیکھ لیا کہ جہاں تک کپڑوں کا تعلق ہے اسلامی نظریہ کپڑوں کے بارے میں بالکل مختلف ہے۔ ایک غریب بھی جو رمضان سے حقیقت میں تقویٰ کی زندگی بسر کرتے ہوئے گزرا ہو، اللہ کی نظر تو اس کے کپڑوں پر پڑ رہی ہوتی ہے۔ ظاہری طور پر اس نے کچھ بھی نہ پہنا ہو تب بھی خدا کی آنکھ یہ دیکھ رہی ہوتی ہے کہ یہ تقویٰ کا لباس زیب تن کر کے نکلا ہے، یہ ہے میرا پیارا بندہ۔ یہ ہے وہ زینت جو حقیقت میں مسجد کو رونق بخشا کرتی ہے۔ جب کہ دنیا میں جتنے دوسرے مذاہب ہیں یا جتنی قومیں عیدیں مناتی ہیں ان میں اس فلسفے کا کلیۃً فقدان ہے۔

جن آیاتِ کریمہ کی میں نے تلاوت کی تھی ان میں بھی عید ہی کا فلسفہ بیان ہوا ہے اور سب سے پہلے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی ایک عید کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ وہ نبی جس کو ساری دنیا کے لیے اور ہمیشہ کے لیے نمونہ بنایا گیا اس کی عید کو نمونے کے طور پر تمام بنی نوع انسان کے سامنے رکھ دیا گیا اور پھر وہ فلسفہ بیان فرمایا گیا جو حقیقی عید کا فلسفہ ہوتا ہے اور پھر مومن کی توجہ دوبارہ اس عید کی طرف منعطف کروائی گئی جو حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی عید تھی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ۔

کہ اے میرے بندے! کیا ہم نے تجھے شرح صدر نہیں عطا فرما دیا۔ لیکن شرح صدر کس چیز پر؟ اتنی عظیم قربانیاں ہم نے تجھ سے لیں کہ گویا انسان کی کمر توڑنے کے لیے کافی تھیں۔ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ کمر توڑ بوجھ تھا تیرے اوپر، لیکن ہماری خاطر تو نے اٹھا لیا۔ حَمَلَهَا الْاِنْسَانُ (الاحزاب آیت ۷۳)

جو قرآن کریم میں آتا ہے یہ اسی کی طرف اشارہ تھا۔ جب تو نے وہ بوجھ ہماری خاطر اٹھایا اور اپنی ساری زندگی اس بوجھ کو اٹھانے میں وقف کر دی تب ہم نے وہ بوجھ تجھ سے اٹھا لیا

اور یہ تیری عید ہے۔

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ اور جس طرح عید کے دن اللہ کا ذکر بلند کیا جاتا ہے فرمایا کہ ہم نے اس ذکر کی بلندی میں تجھے بھی اپنے ساتھ شامل کر لیا۔ اب ہمیشہ جب بھی مسلمان عید منایا کریں گے جہاں میرے ذکر کو بلند کریں گے وہاں تیرے نام کو بھی ساتھ بلند کیا جائے گا۔ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ اس میں کسی انسانی خواہش کا، انسانی تمنا کا دخل نہیں، یہ ہمارا فعل ہے۔ ہم نے تیرے ذکر کو تیری خاطر، تیرے پیار کی خاطر بلند کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

یہ ہے وہ عید،

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی عید

جس کو نمونے کے طور پر ہمارے سامنے رکھ کر پھر اللہ تعالیٰ اس مضمون سے تھوڑا سا انحراف فرما کر فلسفۂ عید بیان فرماتا ہے۔ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا کہ وہ قومیں جو آسانیاں چاہتی ہیں، جو ترقیات چاہتی ہیں، جو نعمت کے حصول کی خواہاں ہیں انہیں کبھی نہیں بھلانا چاہیئے اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا کہ تنگی اور تکلیف کی زندگی میں سے نکل کر تمہارے لیے کامیابیوں کا راستہ ہے۔ اس کے سوا اور کوئی راستہ نہیں ہے کامیابی تک پہنچنے کا۔

یہ رمضان شریف اور یہ بعد کی عید بعینہٖ یہی منظر پیش کرتے ہیں کہ نہیں۔ ایک شدید سختی کے دور سے گزر کر ہم نکلے ہیں اور یہ عید ہمیں یہ بتا رہی ہے کہ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا۔ لیکن اسلام ایک کامل دین ہے اور کسی منزل کو آخری منزل قرار نہیں دیتا بلکہ مسلمان کو ایک جاری جدّ و جہد کے اندر مبتلا فرما دیتا ہے۔ اسکو بتاتا ہے کہ جس کو تم نے منزل سمجھ لیا اپنے سفرِ حیات میں وہی تمہاری موت کا پیغام بن جائے گی۔ تمہاری منزل مسلسل سفر ہے چنانچہ فرمایا فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا کہ ہر یُسر کی حفاظت کے لیے ایک اور عُسر میں سے تمہیں گزرنا پڑے گا اور یہ ایک

لامتناہی جدّ و جہد کا دور

ہے جو کبھی مسلمان کے اوپر ختم نہیں ہو سکتا اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی زندگی کا وہی مضمون یہاں اور کھل جاتا ہے۔ کبھی کسی ایک مقصد کو حاصل کرنے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم غافل نہیں ہوئے۔ ان معنوں میں آرام نہیں فرمایا جن معنوں میں بنی نوع انسان آرام کیا کرتے ہیں۔ بلکہ ایک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلسل اور جاری جدوجہد تھی۔ ایک چوٹی سر کی تو دوسری چوٹی سامنے تھی۔ دوسری چوٹی سر کی تو تیسری چوٹی سامنے تھی۔ لامتناہی ترقیات کا سلسلہ تھا۔

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۝ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا

میں اور بھی بہت سے لطیف پیغامات ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ قوموں کے عروج اور زوال کی ساری داستان اگر ایک فقرے میں کہی جانی ہو تو اس سے زیادہ پیارا، اس سے زیادہ کامل فقرہ اور کوئی نہیں ہو سکتا کہ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۝ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۝ تمام تاریخِ عالم پر آپ نظر ڈال کر دیکھیں وہ تمام قومیں جو آدم سے لیکر آج تک ہمارے سامنے آئیں اور چلی گئیں ان کے عروج و زوال کی داستان، ان کی عیدوں کی کہانیاں اور ان کی عیدوں کے ضائع ہو کر بکھر جانے کی کہانیاں اس آیت میں موجود ہیں۔ سختی کے دور میں سے جو قومیں گزریں، جنہوں نے اپنے اوپر مشقتوں کو خود وارد کیا، جنہوں نے اپنی قربانیوں کے معیار کو بڑھایا، خدا کا وعدہ ہمیشہ ان کے حق میں پورا ہوا خواہ وہ خدا کو ماننے والی تھیں یا نہیں ماننے والی تھیں۔ یہ ایک رحمتِ عام کا اعلان ہے۔ اس میں مذہب کی کوئی تفریق نہیں ہے۔ ہر وہ قوم جس نے محنت کی ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو محنت کا پھل دیا ہے اور یہی اس میں پیغام ہے اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا۔

اور

قومیں جب ترقی کر جاتی ہیں

تو ان کو یاد کروایا جاتا ہے کہ تمہاری ترقی اس بات پر منحصر تھی کہ تم نے محنت کی تھی۔ اگر تم تنعم کی زندگی پر راضی ہو گئے اور اپنے لیے یہی زندگی پسند کر کے بیٹھ گئے یا یہ سمجھ لیا کہ تم خدا کی خاص لاڈلی قوم ہو تمہیں یہ ترقی نصیب ہو گئی اور اب اسکو تم برقرار رکھ سکو گے تو خبردار! اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ہم دوبارہ تمہیں بتاتے ہیں کہ اس ترقی کا قرار، اس کا استقرار منحصر ہے اس بات پر کہ تم دوبارہ پھر ایک جدوجہد کا آغاز کرو اور دوبارہ اپنے اوپر ایک نئی سختی کی زندگی وارد کرو۔ اگر نہیں کرو گے تو تمہارا سارا ماحصل تمہارے ہاتھ سے جاتا رہے گا اور دوبارہ تم ذلتوں اور نکبتوں کی طرف لوٹنے پر مجبور کر دیئے جاؤ گے۔ طوعاً و کرھاً تمہیں اس قانون کی لازماً پیروی کرنی پڑے گی اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا۔ تم یہ سمجھو گے کہ ہم مصیبت سے بچکر عیش و عشرت کی زندگی بسر کر لیں، لیکن خدا کی تقدیر تمہیں اجازت نہیں دے گی۔ تمہیں لازماً عُسر کی طرف لوٹا دیا جائے گا۔ اس لیے چاہو یا نہ چاہو تمہارا مقدر یہی ہے کہ ہر کوشش اور جدوجہد کے بعد جو تم پھل پاتے ہو اسکی لذتوں سے تبھی تک استفادہ کر سکو گے جب تک محنت کی زندگی کو اپنا شعار بنائے رکھو گے۔ غافل ہو جاؤ گے تو خدا کی تقدیر غافل نہیں ہو گی اس قانون سے۔ وہ نعمتیں چھین لے گی اور تمہارا کوئی بس نہیں چلے گا اور کوئی پیش نہیں جائے گی اور پھر تم ایک نہایت فلاکت زدہ زندگی بسر کرنے پر مجبور کر دیئے جاؤ گے۔

یہ خلاصہ ہے ساری

بنی نوع انسان کی تاریخ

کا۔ جیسا کل سچ تھا ویسا آج بھی سچ ہے اور کل بھی اسی طرح سچ رہے گا۔

اس میں غریب قوموں کے لیے بھی ایک بڑا پیغام ہے اور اس آیت کے تکرار کو ایک اور پہلو سے دیکھیں تو ایک اور مضمون سامنے آجاتا ہے۔ دنیا میں مختلف قومیں مختلف حال پر ملتی ہیں۔ بعض ایسی قومیں ہیں جو ترقی کی آخری منازل پر پہنچی ہوئی ہیں اور اس عروج کے نتیجے میں ان میں تکبر پیدا ہو جاتا ہے۔ انسان ترقی یافتہ اور پسماندہ قوموں میں بٹ جاتا ہے۔ ان حسرت زدہ قوموں کے لیے کیا خوشخبری ہے جو اپنے آپ کو ایسے بُرے حال میں پاتی ہیں کہ اپنی روٹی کے لیے بھی وہ دستِ نگر ہوتی ہیں ان قوموں کی جو ترقی یافتہ قومیں کہلاتی ہیں اپنے ہتھیاروں کے لیے، اپنی بقا کے لیے، اپنی تعلیم کے لیے۔ کشکول ان کے مقدر میں لکھا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بتاتا ہے کہ اے میرے بندو! تمہارے لیے مایوس ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ ان قوموں نے جس قانون کے تابع ترقی کی تھی میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا لازماً تمہارا عُسر بھی یُسر میں تبدیل کر دیا جائیگا اگر اس قانون کی پیروی کرو گے۔ ایک انگریز شاعر نے اسی بات کو اپنے بھونڈے اور کمزور رنگ میں یوں بیان کیا:

IF WINTER COMES CAN
SPRING BE FAR BEHIND?

کہ اگر خزاں آگئی ہے تو کیا بہار کا موسم بہت دور پیچھے تو نہیں ہے نا، وہ بھی تو آہی جائے گا۔ تو اس سے مجھے یہ اشارہ ملا کہ یہ قانونِ قدرت ہر دوسری چیز پر حاوی ہے۔ نظامِ قدرت میں بھی یہی چیز ملتی ہے۔

ہر عُسر کے بعد ایک یُسر

خدا نے رکھا ہوا ہے اور ہر یُسر کے بعد پھر اس عُسر کا دَور آتا ہے اور یہی زندگی کا نام ہے۔ یہی فلسفۂ حیات ہے۔ یہی فلسفۂ کائنات ہے جو ہر چیز پر حاوی چلا جا رہا ہے۔

اس عمومی فلسفے کو بیان کرنے کے بعد پھر اللہ تعالیٰ اصل مضمون کی طرف مومن کی توجہ پھیر دیتا ہے۔ فرماتا ہے یہ تو عام قانون تھا۔ مگر ایک اور قانون ہے جسے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے غلاموں کو نہیں بھلانا چاہیئے اور وہ قانون یہ ہے کہ دنیا کی قومیں تو دنیا کی نعمتوں پر راضی ہو جایا کرتی ہیں اس لیے ان کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا۔ لیکن تم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے غلام ہو۔ تمہاری عید یہاں ختم نہیں ہو جاتی۔ تمہاری عید کا معراج اور ہے اور وہ یہ ہے:

فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝ وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ ۝ ہر جدوجہد کے دور سے گزرنے کے بعد جب تم کامیابیاں اور نعمتیں پاؤ تو تمہاری توجہ اپنے ربّ کی طرف پھرنی چاہیئے۔ پھر کھڑے ہو جانا فَانْصَبْ میں پھر محنت کی طرف اشارہ ہے۔ دراصل وہی مضمون ہے لیکن اور رنگ میں۔ حقیقی محنت کی طرف متوجہ ہو اور وہ حقیقی محنت ہے اللہ سے ملنے کے لیے محنت کرنا، اپنے ربّ کو پانے کے لیے جدوجہد کرنا۔

تو جس عید سے مضمون کا آغاز فرمایا گیا تھا اسی پر اس مضمون کی انتہاء کی گئی اور دوبارہ مومن کی توجہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی حقیقی عید کی طرف پھیر دی گئی کہ دیکھو! جس بندے کا میں نے ذکر کیا تھا اور اپنی نعمتوں کا ذکر کیا تھا اس کی تو جنت ہی "میں" تھا۔ اس کی تو نعمتوں کا معراج "میں" تھا۔ چنانچہ ہر نعمت جو میں نے اسکو عطا فرمائی اس کے بعد پھر اس نے میرے لیے جدوجہد کا آغاز کیا۔ پس میں اس کے دل کی تمنا کی خاطر اس کو یہ کہتا ہوں کہ اے محمدؐ! میں جانتا ہوں کہ تیرے دل میں کیا ہے۔ پس تجھے اجازت دی جاتی ہے کہ ہر نعمت جو میں تجھ کو عطا کروں اس کے بعد دوبارہ میری خاطر ایک مشقت کے دَور کا آغاز کر۔ وَاِلٰی رَبِّکَ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فَارْغَبْ اور اپنے ربّ کی طرف توجہ دے اور اپنے ربّ کی طرف مائل ہو جا اور اسی طرح لذّتیں حاصل کر۔

پس آج کی عید جو ہم گزار رہے ہیں یہ بھی ایک کڑے رمضان میں سے نکلنے کے بعد کی عید ہے۔ لیکن

حقیقی عید اُسی کو نصیب ہو گی

جو اس عید کے فلسفے کو سمجھ کر اپنے ربّ کی طرف رجوع کرنے کے مضمون کو کبھی نہ بھولے۔ اگر یہ عید اس مضمون کو بھلانے والی عید ہے تو ایسے لوگوں کے لیے پھر وہی پیغام ہے کہ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا خبردار! تمہارے مقدّر میں عُسر لکھا جائے گا اور یہ عید تم سے چھین لی جائے گی۔ اور اگر یہ مضمون تمہیں یاد رہے گا اور ہر جدّوجہد کے بعد جب خدا کی طرف سے آسائش کا دور آئے گا تم اپنے ربّ کی طرف اپنی توجہ کا رُخ پھیر دو گے اور دین کو خالص کرتے ہوئے اپنے ربّ کی طرف ہی رغبت کرو گے تو تمہیں مبارک ہو تمہیں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی عید عطا کی جائے گی جو دائمی عید ہے، جو ازلی اور ابدی عید ہے اور دنیا کی کوئی طاقت اس عید کی خوشی کو کسی انسان سے نہیں چھین سکتی۔"

آخر میں حضور نے فرمایا۔

"اب میں آپ کو عید مبارک کہتا ہوں اپنی طرف سے، ان معنوں میں جن معنوں میں میں نے بیان کیا ہے۔ آپ کو بھی عید مبارک ہو۔ ان کو بھی عید مبارک ہو جن کے ماں باپ نہیں ہیں۔ کیونکہ جس عید کا میں نے ذکر کیا ہے یہ کپڑوں سے بھی بالا ہے، ماں باپ کے ہونے اور نہ ہونے سے بھی بالا ہے۔ یہ ایسی عجیب عید ہے کہ اس کا دنیا کے حوادث سے تعلق ہی کوئی نہیں۔ یہ مہجوروں کو بھی مبارک ہو کیونکہ مہجوروں کے لیے بھی یہ عید، عید کا پیغام لے کے آتی ہے اگر اسکی حقیقت کو سمجھ جائیں۔ اور ان کو بھی مبارک ہو یہ عید جن کو اللہ نے وصل کی نعمتیں عطا فرمائی ہیں۔ ان کو بھی مبارک ہو جو آج یہاں اکٹھے ہوئے ہیں محض اس لیے کہ

خدا کی طرف سے مقرر کردہ خلیفہ کا یہ مرکز

ہے آج کل اور اس کے سوا اور کوئی اہمیت نہیں ان کے دل میں۔ ایک پیار ہے محض للہ۔ تو جو لوگ باہر سے تکلیفیں اٹھا کر مشقت کر کے، اپنے گھروں کے آراموں کو چھوڑ کر عید یہاں منانے آئے ہیں مسافری کی حالت میں، ان کو بھی مبارک ہو اور وہ جو نہیں آسکے اور گھروں میں بیٹھے ہوئے ہیں ان کو بھی مبارک ہو اور وہ بھی جن کے دور دور سے حسرتوں کے ساتھ پیغام آرہے ہیں کاش! ہم یہاں آسکتے اور نہیں آسکے، غیر ملکوں سے قادیان سے، ہندوستان سے، دوسری جگہوں سے، امریکہ اور یورپ اور افریقہ اور آسٹریلیا اور چین اور جاپان اور انڈونیشیا اور دیگر ممالک سے، ان سب بھائیوں کو بھی ہم سب کی طرف سے عید مبارک ہو۔

پس یہ عید ایک ایسی عید ہے جس کی مبارک کو کوئی وقتی حالت ہم سے چھین نہیں سکتی۔ یہ عید اور اس کی مبارک باد اتفاقی حادثات سے بالا ہے۔ پس آج امیروں کے لیے بھی یہ عید مبارک ہے اور

غریبوں کے لیے بھی یہ عید مبارک ہے۔

بیواؤں کے لیے بھی یہ عید مبارک ہے اور ان سہاگنوں کے لیے بھی یہ عید مبارک ہے جو اپنے گھروں میں خوشیوں کی زندگی بسر کر رہی ہیں۔ دکھیاروں کے لیے بھی یہ عید مبارک ہے اور سہولت سے زندگی بسر کرنیوالوں کے لیے بھی یہ عید مبارک ہے۔ یہ عید مبارک ہے ان کے لیے جو چٹیوں میں مبتلا کیے گئے اور یہ عید مبارک ہے ان کے لیے جن کے لیے رزق کی فراخی کی گئی۔ امیر و غریب، بیمار اور صحت مند آج ہر ایک کی عید ہے۔ اور یہ وہ عید ہے جس کی مبارک کو کوئی شیطان کسی انسان سے کسی حالت میں بھی چھین نہیں سکتا کیونکہ رضائے باری تعالیٰ کی عید ہے اور رضائے باری تعالیٰ پر شیطان کی کوئی دسترس نہیں ہو سکتی۔

پس ان معنوں میں تمام دنیا کے احمدیوں کے لیے عید مبارک ہو۔ عالم اسلام کے لیے عید مبارک ہو اور ان کو حقیقی عید کی روح کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق اللہ تعالیٰ عطا فرمائے۔ آمین

اللہ تعالیٰ ہمارے گناہ بخشے۔

جو کوتاہیاں ہم سے ہوئیں ان کو نظر انداز فرما دے۔ اگر جدّوجہد کے رستوں کے حق ادا نہیں کر سکے خواہ جان کر یا غلطی اور خطا سے، وہ ہمیں بخشش عطا فرمائے۔ عفو اور درگزر سے کام لے۔ رحم کرے ہمارے حال پر اور ہمیں آئندہ توفیق عطا فرمائے کہ اس کی رضا کی راہوں پر چلتے ہوئے بیش از بیش اس کی رضا کو حاصل کرتے رہیں۔ یہی ہماری عید ہے اور یہ دائمی عید ہے اللہ اسکو قائم اور دائم اور سلامت رکھے آمین۔

خطبہ ثانیہ کے بعد فرمایا:۔

"آیئے اب دعا کریں۔"

چنانچہ حضور نے پُرسوز اجتماعی دُعا کرائی۔ دُعا کے بعد حضور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہہ کر واپس تشریف لے گئے۔

(الفضل ۲۲ ستمبر ۱۹۸۳ء)

درخواست دعا

• مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ ریلوے امریکن کوارٹرز حیدرآباد (سندھ) لکھتی ہیں کہ ان کے خاوند چوہدری بشیر احمد صاحب ناصر اے ایس آئی پولیس کا بازو جس میں فریکچر ہو گیا تھا ابھی تک پوری طرح ٹھیک نہیں ہوا کافی تکلیف ہے۔

• مکرم عبدالوحید صاحب خادم گوجرانوالہ کینٹ لکھتے ہیں کہ ان کے والد محترم عبدالستار صاحب خادم اور والدہ صاحبہ دونوں بیمار ہیں والد صاحب کو نسبتاً آرام ہے لیکن والدہ بعارضہ شوگر بیمار ہیں اور ان کے بائیں بازو میں درد رہتی ہے۔

• مکرم صوفی محمد ابراہیم صاحب غلہ منڈی سرگودھا لکھتے ہیں کہ احباب کی دعاؤں کے طفیل گھٹنہ کی درد میں کافی افاقہ ہے چلنے پھرنے کے قابل ہو گئے ہیں کامل صحت نہیں ہوئی دعاؤں کی ضرورت ہے

• مکرم محمد ظہیر الدین صاحب لاہور لکھتے ہیں کہ وہ عرصہ دو سال سے مختلف دیوانی مقدمات میں الجھے ہوئے ہیں

• مکرم عبدالسلام صاحب مبشر شیزان انٹرنیشنل فیکٹری بند روڈ لاہور لکھتے ہیں کہ ان کی والدہ محترمہ آجکل بیمار رہتی ہیں۔

قارئین الفضل ان سب کیلئے دعا کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اٹھرا۔ بواسیر۔ ذیابیطس۔ دمہ۔ پرانی خارش و چنبل۔ تبخیر معدہ۔ مردانہ و زنانہ خاص امراض کا
بفضلہ کامیاب علاج۔ بیرونی مریض بیماری کی مکمل کیفیت لکھ کر دوا طلب کریں!

مطب ناصر دواخانہ
گول بازار ربوہ
فون: ۶۳۴ - رہائش ۵۳۴

جملہ احباب جماعت کو طارق کارپوریشن رجسٹرڈ کی طرف سے دلی
عید مبارک پیش ہو
مرچ سرخ، تخم برسیم، جوار اور دیگر زرعی اجناس
کی خرید و فروخت کا مرکز
آپ کا اپنا ادارہ
طارق کارپوریشن رجسٹرڈ
۲۲۸ - غلہ منڈی - ڈچکوٹ روڈ فیصل آباد
فیصل آباد فون ۲۴۹۰۵
ربوہ فون ۴۸۵

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات وغیرہ کیلئے
فون رہائش ۴۱۸۶۴۵
نیو پاک جیولرز
۱۱۱ فیروزپور روڈ زنڈ گلیکسی سینما اچھرہ لاہور
۱۲ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور
۱۰ شادمان کالونی لاہور
— پروپرائیٹر —
میاں عظیم قادر اینڈ سنز
فون:- ۴۱۰۹۷۴، ۴۱۸۶۴۶

خدا کے فضل اور رحم کیساتھ
هُوَ النَّاصِرُ
کراچی میں
معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے
اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں
الرؤف جیولرز
۱۶۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری، شمالی ناظم آباد کراچی
فون: ۶۱۷۰۶۹

محمود اینڈ کمپنی
کمیشن ایجنٹ
غلہ منڈی کنری ضلع تھرپارکر سندھ
احباب جماعت کیخدمت میں
عید مبارک پیش کرتے ہیں

خدمت کی راہوں پر رواں دواں: دیرینہ خادم
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون: ۷۴۸۴۴
بالمقابل ایوان محمود، ربوہ، فون: ۶۳۸
۷۱۔ سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷ ❖ چوک ڈڈ زیدکا ضلع سیالکوٹ

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
زیر نگرانی حکیم عبدالحمید جانشین و فرزند حضرت حکیم نظام جان
ہو چکا ہے

آپ کو معلوم ہو کہ
ہمارے دواخانہ
میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز
کا نام اب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خوبصورت اور مضبوط دانت

- جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔
- ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں۔
- دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگنا یا درد ہونیکا فوری علاج کیا جاتا ہے۔

شریف ڈنٹل کلینک

نزد مسجد اقصیٰ ربوہ فون ۵۴۳

نظر اور دھوپ کی عینکوں کے لئے

شبیر آپٹیکل سروس

خوشخبری

اہالیان ربوہ کی سہولت کیلئے
مہران کریانہ سٹور اقصیٰ روڈ ربوہ
نزد ریلوے کراسنگ سے کریانہ کا
ہر قسم کا سامان بازار سے بارعایت خرید فرمائیں
شکریہ۔ پروپرائٹر:۔ افضال احمد عابد

ہمیں بھی خدمت کا موقع دیں

یہاں پر ہر قسم کی گرل، کھڑکیاں، گیٹ، چارپائیاں، شیڈ، دروازے اور شٹر کے تسلی بخش کام کیلئے ہم سے رجوع فرمائیں۔

انصاف سٹیل ڈیکوریٹڈ ورکس

اقصیٰ چوک ربوہ پروپرائٹر:۔ اعجاز احمد

ہر قسم کا کاغذ، بکس بورڈ اور گتہ

بارعایت خریدنے کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں اور دعا فرمائیں۔

اب ہمارے ہاں سے قرآن مجید بطرز قاعدہ یسرنا القرآن، تحدیث نعمت، انسان کامل سنگم، کشتی نوح بھی مل سکتی ہے۔

مقبول پیپر مارٹ گنپت روڈ۔ لاہور

فون گھر:۔ ۶۳۸۴۹ ملک عبداللطیف ستکوہی ۶۷۴۴۸

ہر قسم کی عمارتی لکڑی

دیودار، کیل، چیل، پڑتل کے لئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں

سٹار ٹمبر سٹور

فون ۶۱۷۰۱۰۴
۵۳ فیروزپور روڈ
بالمقابل تھانہ اچھرہ لاہور

مجید ٹاؤن رہائشی منصوبہ

باقاعدہ منظور شدہ ہر نقص سے پاک

چوہدری مجید احمد وڑائچ ایڈووکیٹ

فیکٹری ایریا ربوہ

اسٹون، کرشر ٹھیکیداروں کیلئے

اطلاع

الحمدللہ ہم نے مارگلہ ویلی متصل ٹیکسلا اپنے سٹون کرشر کا افتتاح کر دیا ہے جہاں سے آپ کو ہر سائز کا (CRUSH) رعایتی نرخوں پر دستیاب ہو سکے گا

ٹھیکیدار احباب رجوع فرمائیں اور فائدہ اٹھائیں۔

(محمود احمد کھوکھر بنگلہ ۱۶ جی ۸-۱ اسلام آباد)

کھوکھر سٹون کرشر مارگلہ ویلی نزد ٹیکسلا

جدید فیشن کے مطابق

- سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات اور
- چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کیلئے

فرحت علی جیولرز

کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور

۵۲۶۲۳، ۶۳۸۵۱

آنکھوں کی ہر بیماری کے لیے مفید ہے

سرمہ طفیل

نظر کو تیز کرتا ہے
کورس تین شیشی
سفید موتیا کا علاج۔
-/11 روپے

دھند، جالا۔ ککرے، آنکھوں سے پانی بہنا، پھولا، ناخونہ، بیلان

نوٹ:۔ سفید موتیا کیلئے سرمہ طفیل کیساتھ سپیشل گولیاں ضروری ہیں

قیمت فی گولی ۱۵ پیسے

عرق نور

پرانی قبض، معدہ جگر کے لیے مفید تازہ خون پیدا کرتا ہے کھانا ہضم کرتا ہے۔
-/20 روپے

حب بواسیر

خونی و بادی بواسیر کے لیے مفید ہے۔

بیماری کو جڑ سے ختم کرتی ہے۔
قیمت ۸۴ گولی -/28 روپے

پیٹرولیکوریا

اندرونی تمام تکالیف کی واحد دوا۔ نہایت خوشذائقہ اور خوشبودار۔

بذریعہ ڈاک منگوانے کا انتظام ہے۔

حکیم محمد طفیل سابق صدر طبیہ کمیٹی تحصیل چوبی جرمڈ
۱۴۵۹۷-H - حال معرفت کوثر کلاتھ ہاؤس
باجوہ مارکیٹ گولبازار ربوہ

سچی بوٹی (ٹنکچر)

ہومیوپیتھک طریق پر تیار کردہ
سچی بوٹی (ٹنکچر)
پھوڑا پھنسی سے لیکر کینسر (CANCER) تک کیلئے مفید ہے۔ پینے میں آسان۔ فوری اثر کے لئے۔ قیمت فی اونس -/20 ڈاک خرچ -/5

کیور میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
کمپنی رجسٹرڈ پاکستان لاہور۔ کراچی
ہیڈ آفس ربوہ۔ فون ۶۰۷-۶۰۶

احباب! ایک نظر ادھر بھی!!

میری تصویر تو میرے دادا جان کے

دواخانہ حکیم نظام جان

اقصیٰ چوک ربوہ پر ہی نظر آئے گی۔

حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

فون ۷۳۹۹۷ ○ پوسٹ بکس ۲۲۲

باقاعدہ ٹاؤن کمیٹی ربوہ سے منظور شدہ

ایک انتہائی نادر موقعہ سے جلد فائدہ اٹھائیں۔ پختہ سڑکیں مکمل ہو چکی ہیں۔

شکور پارک ربوہ

ہاؤسنگ سکیم ہر نقص سے پاک حق شفعہ سے مبرا مکمل ضمانت

شکور پارک:۔ جسمیں پختہ سڑکیں، نالیاں، بجلی میٹھے پانی کی سپلائی، ٹیلیفون اور سوئی گیس بفضل تعالیٰ مہیا کی جائیگی

شکور پارک:۔ بہترین موقعہ۔ ایک طرف محلہ دارالرحمت شرقی ب بلاک ۲۴ کی ۴۰ فٹ سڑک دوسری طرف محلہ ناصر آباد اور مبارک کالونی چنیوٹ ساہی وال روڈ کے اندر بطرف ربوہ

رابطہ کیلئے:۔ پروپرائٹر:۔ محلہ دارالرحمت شرقی ب ربوہ

فوری رجسٹری اور فوری قبضہ

فون گھر ۴۱۶ حاجی عبدالسمیع ۱۶/۲۵ باسط منزل فون دوکان ۶۱۴